صلی اللہ علیہ وسلم

# نزہتِ مصطفیٰ

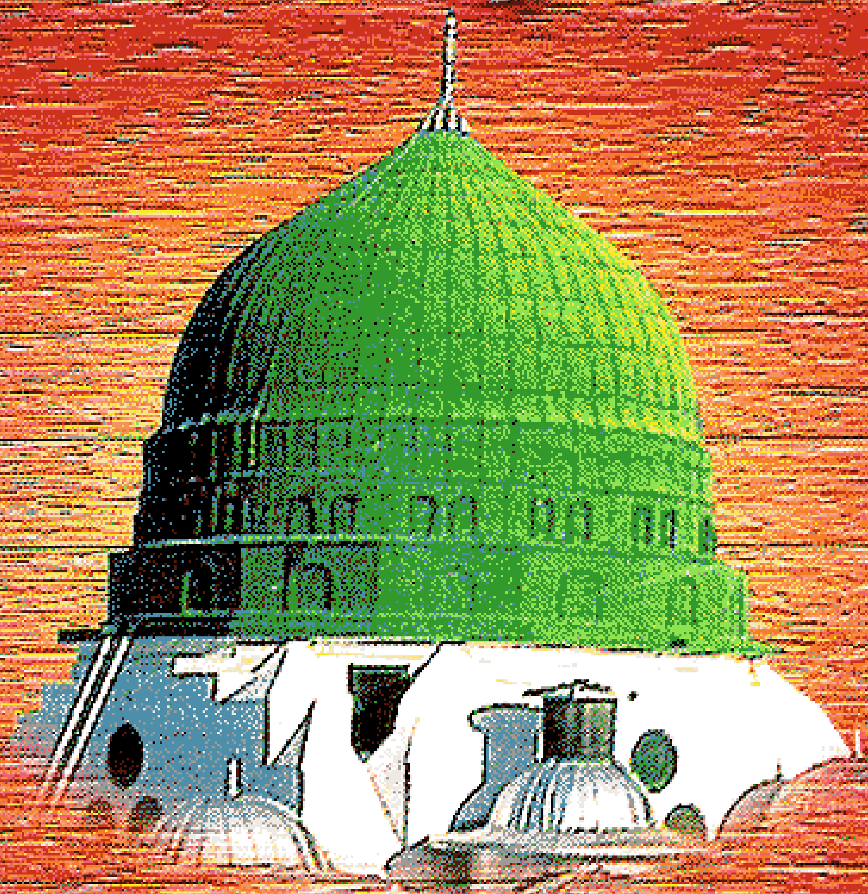


جاوید اقبال مظہری مجددی

بی اے ، ایل ایل بی



مظہری پبلی کیشنز کراچی

فون : 584 09 93

# نزہتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جاوید اقبال مظہری
بی اے، ایل۔ ایل۔ بی

مظہری پبلی کیشنز کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
فون ۵۸۴۰۹۹۳

حقوق طباعت بحق میاں محمد مظہر مسعود مسعودی ومیاں محمد طٰہٰ مسعودی سلمہا اللہ تعالیٰ محفوظ ہیں


| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | نام کتاب | نزہتِ مصطفیٰ ﷺ |
| ۲۔ | مصنف | جاوید اقبال مظہری |
| ۳۔ | کمپوزنگ | سید سلمان افتخار |
| ۴۔ | اشاعت | اوّل |
| ۵۔ | ناشر | مظہری پبلی کیشنز |
| ۶۔ | طباعت | ۱۴۲۴/۲۰۰۳ |
| ۷۔ | تعداد | ایک ہزار |
| ۸۔ | ہدیہ | ۱۶ روپیہ |


# ملنے کے پتے


۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ ای ناظم آباد، کراچی۔ فون 6614747

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ مکتبہ رضویہ، عقب آرام باغ، کراچی۔ فون 216464

۴۔ دربارِ عالیہ مرشد آباد المقابل سول اینڈ آڈٹ کالونی کوہاٹ روڈ، پشاور شہر فون 231165

۵۔ مظہری پبلی کیشنز، ۷۔ سی اسٹیڈیم لین ونّ، فیز ۵، خیابان شمشیر، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی۔ فون: 5840993

۶۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر 5، فون 4910584-4926110

۷۔ ضیاء القرآن، ۱۴۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی 021-263041-2210212

# انتساب

سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام، جن کے ہر وصف پر رب العالمین درود بھیج رہا ہے۔

احقر العباد
جاوید اقبال مظہری مجددی

# فہرس


| صفحہ نمبر | عنوان | نمبر شمار |
| --- | --- | --- |
| ۸ | نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۔ |
| ۹ | اللہ کی باتیں | ۲۔ |
| ۱۱ | صفاتِ الٰہی | ۳۔ |
| ۱۱ | ملائکہ کی معصومیت | ۴۔ |
| ۱۲ | رحمت للعالمین ﷺ | ۵۔ |
| ۱۳ | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اللہ کی زبان | ۶۔ |
| ۱۴ | نائب دست قدرت | ۷۔ |
| ۱۴ | مسکنِ نزول قرآن | ۸۔ |
| ۱۵ | قبلۂ پروردگار | ۹۔ |
| ۱۶ | قبلۂ دین ودنیا | ۱۰۔ |
| ۱۷ | حسن خلق | ۱۱۔ |
| ۱۸ | نفس مطمئنہ | ۱۲۔ |
| ۱۹ | حضور صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت کا وسیلہ ہیں | ۱۳۔ |
| ۲۱ | سلام اعرابی | ۱۴۔ |
| ۲۲ | وصفِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۵۔ |
| ۳۰ | نعت شریف | ۱۶۔ |
| ۳۲ | اختتامیہ | ۱۷۔ |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# افتتاحیہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:۔

''آپ فرما دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہارے کمائی کے مال، اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہاری پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں، تو راستہ دیکھو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ سرکشوں کو راہ نہیں دیتا۔'' (توبہ:۲۴)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

اس وقت تک کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک تمہارے اپنے ماں باپ اہل وعیال، مال و دولت اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔''

(مسلم شریف ج ا،ص ۱۴۰، مطبوعہ لاہور)

دوسری حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

''کوئی شخص اس وقت مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، ماں، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔'' (مسلم شریف ج ا،ص ۱۴۲، مطبوعہ لاہور)

عاشق صادق وہ ہے جو اپنے محبوب سے کمال درجے کا عشق کرے اس کی حقیقت تلاش کرنے اور اس میں خامیاں تلاش کرنے میں نہ رہے، یہ بات ہرگز عاشق کو

زیب نہیں دیتی۔ عاشق صادق وہ ہے جو محبوب کی خوبیاں بیان کرے، اس کی عظمتیں بیان کرے، اس کے حسن و جمال کا ذکر کرے، اس کی اداؤں کو اپنائے اور جان نثار کردے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے حبیب لبیب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اور خوبیاں ہی خوبیاں بیان کی ہیں، ان کی پاکیزہ سیرت کا ذکر فرمایا ہے اور اہل ایمان کو صاف اور واضح الفاظ میں خبردار کیا ہے کہ اللہ کی محبت اور معرفت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت اور اتباع سے مشروط ہے۔
(آلِ عمران:۳۱)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح کے گناہ اور خطا سے محفوظ فرما کر اس کائنات میں بھیجا کسی بھی قسم کی لغزش، خطا یا گناہ کا تعلق انسان کی زبان، ہاتھ، آنکھ اور دل سے ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے محبوب کو ازل سے ہی صاف ستھرا اور پاکیزہ بنایا، ان کے نور کو اپنے نور سے تخلیق فرمایا۔ (المائدہ:۱۵) ان کی زبان کو اپنی زبان قرار دیا (النجم:۳) ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا، (فتح:۱۸) ان کی مبارک نگاہوں کو اپنی رویت سے مشرف فرمایا۔ (النجم:۱۷) اور ان کے قلب پر قرآنِ کریم نازل فرمایا جو علومِ معارف کا خزانہ ہے۔ (النحل:۸۱)

پیش نظر کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کی گئی ہے، اور یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے رب نے ان کو ہر طرح کے گناہوں اور خطاؤں سے محفوظ فرما کر کتنا پاکیزہ بنایا۔ اسی مناسبت سے کتاب کا نام ''نزہت مصطفیٰ'' (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ اس کتاب کی تصنیف کے دوران احقر نے خواب میں اپنے حضرتِ نعمت مجدد مائتہ حاضرہ مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی زیارت کی، حضرت ممدوح نے کافی دیر تک احقر کے سر پر ہاتھ رکھا اور شفقت فرماتے رہے اس خواب سے یہ تعبیر ملتی ہے کہ حضرت کے قلب میں حضور انور

ے

صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کا نقش کس قدر موجزن ہے اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت کتنے مقبول و محمود ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام مسلمانوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کی توفیق سے مشرف فرمائے اور ان کے قلب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت، اتنا عشق اور اتنی وارفتگی عطا فرمائے کہ ہر دل پکار اٹھے

کون یہ جانِ تمنا عشق کی منزل میں ہے
جو تمنا دل سے نکلی پھر جو دیکھا دل میں ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی کے طفیل ہمارے ظاہر و باطن کو پاکیزہ بنا کر اپنا اور اپنے حبیب لبیب کا محبوب بنا دے آمین

۱۲ اپریل ۲۰۰۳ء
بروز پیر وقت ظہر

احقر العباد
جاوید اقبال مظہری مجددی

# نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو معصوم اور اولیائے کرام کو محفوظ فرمایا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم معصوم الانبیاء ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح کے گناہ خطا اور لغزشوں سے اسی وقت محفوظ فرمالیا تھا، جب اپنے نور سے آپ کو تخلیق فرمایا (المائدہ:۱۵) نور کی ضد ظلمت ہے، تاریکی ہے۔ آپ کی شان تو یہ ہے کہ آپ تاریکیوں سے نکالنے والے (ابراہیم:۱) غلط بندھنوں سے نجات دلانے والے (اعراف:۱۵۲) ہادیٔ برحق ہیں۔ (النمل:۲۷)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ازل سے ہی معصوم اور پاکیزہ ہیں، جب ہی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے میثاق النبین میں تمام معصومین کی محفل سجائی جس میں امام المعصومین حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کا ذکر فرمایا آپ کی مدد کرنے کا وعدہ لیا، ایک دوسرے نبی کو گواہ بنایا، پھر حجت تمام کرنے کیلئے وہ تعالیٰ خود گواہ بنا (آلِ عمران ص ۸۱)

سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں:۔

> ”اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا، یہ بات یقینی ہے، اس میں کوئی شک نہیں پھر وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا اس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند، جن وانس کچھ نہ تھا۔“[۱]

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو اپنے نور سے تخلیق فرمایا اور ظہورِ قدسی کے بعد مقام بشریت پر فائز فرمایا گویا آپ نوری لبادہ اوڑھے ہوئے اس کائنات میں تشریف لائے جو اس بات کی دلیل

ہے کہ آپ کی حقیقت نوری ہے جو ہر طرح کی لغزش اور خطاؤں سے پاک ہے۔

کل بروز قیامت صرف اور صرف حسن محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ رسالت میں مدح سرا ہوں گے کہ:

اے ماہِ کامل حسن تمام
خیر البشر پہ لاکھوں سلام

# اللہ کی باتیں

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

''تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔'' (الکہف:۱۰۹)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

''اور اگر زمین پر جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو، اس کے پیچھے سات سمندر اور، اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ بے شک اللہ عزت وحکمت والا ہے۔'' (لقمٰن:۲۷)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ روئے زمین کے سارے درختوں کی شاخیں قلمیں بن جائیں اور ایک سمندر نہیں بلکہ ایسے ہی سات سمندر اور ہوں، سیاہی بن جائیں، قلمیں گھس گھس کر ٹوٹ جائیں گی اور سمندر لکھتے لکھتے ختم ہو جائیں گے پھر بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس آیت کی شرح بیان کرتے ہوئے

فرماتے ہیں:

''اہل تحقیق کے نزدیک رب کے کلمات سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم ہیں تو اس آیت کے معنی ہوں گے، اگر دنیا بھر کے نعت گو اور نعت خواں، واعظین، اور کاتبین سمندروں کے پانی کی روشنائی بنا کر صفات وکمالات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لکھیں تو یہ روشنائی ختم ہو جائے گی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ختم نہ ہوں گے۔

(مدارج نبوت جلد اوّل، باب سوئم)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی باتیں اس کے محبوبوں کی باتیں ہیں، پورا قرآن کریم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر واذکار اور رفعت وشان سے بھرا ہوا ہے چنانچہ حدیث قدسی میں آتا ہے۔

''اے محبوب! میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر ٹھہرایا جو تمہارا ذکر کرے اس نے میرا ذکر کیا۔'' (قاضی عیاض، شفا شریف)

قرآن کریم صاف صاف شہادت دے رہا ہے:

''بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں۔

(الحاقہ: ۴۰)

قرآنِ کریم فرقانِ مجید حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ومطہر تعریف وتوصیف سے بھرا ہوا ہے، روئے زمین پر کوئی بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان اور تعریف وتوصیف بیان نہیں کر سکتا جو ان کے رب نے قرآنِ کریم میں بیان فرمائی ہے۔ ہاں

صابر سے کہاں ہو مدح تری ترے خلق میں ہے قرآن سب ہی

جب تری ثنا خود اللہ نے کی تو مجھ سے گدا کا کیا کہنا!

# صفاتِ الٰہی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات سبحان ہے اور ہر قسم کی خطا اور گناہوں سے پاک یعنی بے عیب ہے جب وہ تعالیٰ جو سبحان ہے اپنے حبیب لبیب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دو صفات رؤف اور رحیم سے متصف فرمائے تو حضور رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ شریفہ بھی ہر طرح کی خطاؤں اور گناہوں سے پاک و مطہر ہو جاتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو سبحان ہے، اپنے حبیب لبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دو صفات رؤف اور رحیم سے متصف کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

''یہ وہ محبوب ہیں جو مومنین کی ہدایت کے واسطے انتہائی مہربان، مہربان ہیں۔'' (التوبہ:۱۲۸)

خدا نہیں ہیں مگر مظہر خدا ہیں رسول
بلندئ بشریت کی انتہا ہیں رسول

# ملائکہ کی معصومیت

ملائکہ کا نور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا پرتو ہے۔ ملائکہ ہر طرح کے گناہوں سے پاک ہیں اور معصوم ہیں۔ جب پرتو کی معصومیت کا یہ عالم ہے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی معصومیت کا کیا عالم ہوگا۔ ملائکہ درود شریف پڑھنے میں مصروف ہیں، درود شریف کے طفیل ان کے درجات بلند ہو رہے ہیں جبکہ بعض درود ایسے ہیں کہ جن سے نوری ملائکہ کی تخلیق ہو رہی ہے۔

ملائکہ کے سردار حضرت جبریل امین علیہ السلام جو سراپا پاکیزہ ہیں، سفر معراج میں

ایک جگہ جا کر رک جاتے ہیں اور فرماتے ہیں:

”یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں اس مقام سے آگے بڑھا تو میرے پر جل جائیں گے۔“

جلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو

غور فرمایئے اور خوب غور فرمایئے جب انتہائی پاکیزہ اور مکرم فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام ایک مقام پر جا کر بے بس ہو جاتے ہیں اور رویت باری تعالیٰ کی ہمت نہیں رکھتے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ مبارک اور جسم اطہر کی پاکیزگی کا کیا عالم ہوگا۔ جنھوں نے جسم و روح کے ساتھ اپنے مولیٰ کی رویت کی۔

# رحمت للعالمین

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

”اور نہیں بھیجا مگر ہم نے آپ کو سارے جہاں کیلئے رحمت بنا کر“

(انبیاء:۱۰۷)

قرآنِ کریم کی اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب نبوت و رسالت عطا فرمانے کے بعد رحمت عالم نہیں بنایا بلکہ آپ کو پہلے ہی سے اس منصب جلیلہ پر فائز فرما کر ”رحمت للعالمین“ بنا کر بھیجا۔

سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی بخششوں اور رحمتوں کا سلسلہ اسوقت سے جاری ہے کہ جب آپکا نور عالم بالا میں تھا، حضرت آدم علیہ السلام کی خطا آپ ہی کی رحمتوں کے صدقے میں معاف ہوئی۔ (علامہ ابن کثیر: میلاد مصطفیٰ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء ص ۱۳)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گناہگاروں، خطا کاروں اور سیاہ کاروں کے لئے ہی رحمت ہیں، آپ ہی کے سبب آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے جائینگے، دلیل اس کی یہ ہے کہ آپ کو منصب رحمت للعالمین پر فائز کیا گیا ہے

مجھ سا عاصی بھی دامانِ رحمت میں ہے
یہ تو بندہ نوازی کی حد ہوگئی

# حضور ﷺ کی زبان اللہ کی زبان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب لبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زبانِ مبارک کا اس طرح ذکر فرماتا ہے:۔

''میرے محبوب اپنی طرف سے کچھ نہیں فرماتے بلکہ وہی فرماتے ہیں جو ان پہ وحی کی جاتی ہے۔ (النجم:۴)

گویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک اللہ کی زبانِ مبارک ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ آپ کی زبانِ مبارک پاک ومطہر ہے جب ہی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی زبان قرار دے رہا ہے۔ یہ نکتہ قابل غور ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی زبان مبارک کو پاک و مطہر ہونے میں کس کو کلام ہے؟

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا علم عطا فرمادیا اور کتاب و حکمت عطا فرمائی، تاکہ آپ حکمت وموعظت کے ذریعے لوگوں کو اللہ کے راستے میں بلائیں اور ان کے قلوب کو علم وحکمت کے خزانوں سے بھر دیں۔ ہاں

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

# نائبِ دستِ قدرت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ دستِ اطہر کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے:۔

یہ جو درختوں کے نیچے آپ سے بیعت لے رہے ہیں، یہ ہمارے ہاتھ پر بیعت لے رہے ہیں۔" (فتح:۱۸)

گویا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو اپنا دست مبارک قرار دے کر آپ کے دست مبارک کی پاکیزگی پر مہر تصدیق ثبت فرمادی اور آپ کے دست مبارک کو اپنے (دست مبارک) سے نسبت دی، یہ اسی نسبت مبارک کا خاصہ تھا کہ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے سینہ پر اپنا دست شفاء رکھا تو ان کا درد دل جاتا رہا اور وہ پرسکون ہوگئے۔ ہاں

میں جاں بلب تھا ایسے میں آ کر کوئی طبیب
آنکھوں سے کچھ پلا کر شفا دے گیا مجھے

# مسکنِ نزولِ قرآن

قرآن کریم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر نازل ہوا ارشاد ہے:۔

"ہم نے آپ پر یہ قرآن اتارا جس میں ہر چیز کا روشن بیان۔"
(النحل:۸۹)

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے جو سراپا پاکیزہ ہے، اور اس کو پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں (الواقعہ:۷۹) قرآنِ کریم قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، جس قلب اطہر پر قرآن نازل ہوا اس قلب اطہر کی پاکیزگی کا کیا عالم ہوگا جب قلب پاک وصاف ہے تو سارا وجود پاک وصاف ہے، قرآن کریم علوم احکام اور اسرار کا مخزن ہے، معرفت الہیہ کا خزانہ ہے، قرآن کریم کے ایک ایک لفظ اور نکتہ کو حق تعالیٰ کے علم سے نسبت ہے، یہ علوم الٰہی کا انمول خزانہ ہے جو سینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھ دیا گیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو علوم قرآن سے نسبت ہے جو سراسر پاکیزہ ومطہر ہے۔

مغز قرآن روح ایمان جانِ دیں
آن سراپا رحمت للعالمین

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اطہر ہر حال میں اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے، جب ہی تو وہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''جب ہم نے تم کو اپنی طرف خود رفتہ پایا تو اپنی راہ دی۔ (الضحیٰ:۷)

# قبلۂ پروردگار

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب لبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیج رہا ہے۔ (احزاب:۵۶)

کب سے بھیج رہا ہے یہ اس کے علم میں ہے ملائکہ بھی درود شریف پڑھنے میں مصروف ہیں، اہل ایمان بھی اپنی مغفرت کے لئے درود شریف کو وسیلہ بنائے ہوئے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے درود شریف کو مسلمانوں کی مغفرت کا وسیلہ بنایا ہے اور کثرت سے درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا ہے تاکہ کثرت سے گناہ معاف ہوں۔ غور فرمائیے کہ جب درود شریف گناہوں سے بخشش کا وسیلہ ہے، تو ان کی ظاہری و باطنی پاکیزگی کا کیا

عالم ہوگا کہ جن پر درود بھیجا جا رہا ہے اور ان کو اپنا قبلہ قرار دیا جا رہا ہے چنانچہ صاحب روح المعانی حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تم سے پہلے نبیوں کا قبلہ بیت المقدس رہا ہے، اور تمہارا قبلہ کعبہ ہے اور یہ تو تمہارے جسم کا قبلہ ہے، تمہاری روح کا قبلہ میں ہوں، اور میرا قبلہ تم ہو" آیت کریمہ (احزاب:۵۶) اس قول پر شاہد ہے۔

(تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۳، بیروت ۱۹۹۴)

درود شریف گناہوں اور خطاؤں سے مغفرت کا وسیلہ ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں!

"تم کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ درود تمہارے (باطن کی تطہیر کے) لئے زکوٰۃ (پاک کرنے کا ذریعہ) ہے"

(حصن حصین، ص:۳۳۵)

# قبلۂ دین و دنیا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم مبارک کے صدقے اور طفیل حرم شریف کو مسلمانوں کا قبلہ بنا دیا۔ حرم شریف کے تقدس اور پاک و مطہر ہونے میں کسی کو کلام نہیں، جس کا ذرہ ذرہ حق تعالیٰ کے نور سے معمور ہے وہ حرم شریف جس کا طواف کرنے سے بڑے بڑے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک و مطہر نگاہیں بار بار آسمان کی طرف اٹھی ہیں تو حق سبحانہ وتعالیٰ ان مبارک نگاہوں کے صدقے اور طفیل حرم شریف کو مسلمانوں کا قبلہ بنا دیتا ہے۔ (البقرہ:۱۴۴) پتہ یہ چلا کہ طواف کعبہ کے بعد ہمارے بڑے بڑے گناہ نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل معاف کئے جاتے ہیں، اگر نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار آسمان کی

طرف نہ اٹھیں اور حرم شریف مسلمانوں کا قبلہ گاہ نہ ہوتا تو بے شمار بندگانِ خدا کی گناہوں سے مغفرت کا ساماں نہ پیدا ہوتا۔۔۔سبحان اللہ۔۔۔سبحان اللہ۔۔۔اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم کے سبب امت کی بخشش فرمائی (فتح:۲) قرآن کریم شہادت دے رہا ہے کہ اس قرآن کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں (الواقعہ:۷۹) جب اس قرآن کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری و باطنی پاکیزگی کا کیا عالم ہوگا کہ جنھوں نے کلامِ الٰہی کے خالق کی رویت فرمائی سچی بات تو یہ ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اطہر ملائکہ سے بھی زیادہ پاکیزہ، مزکی اور مصفّٰی ہے جب ہی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رویئت سے مشرف فرمایا۔۔۔ہاں۔۔۔ہاں۔

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن، وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے، اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

# حسنِ خُلق

سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم صاحب خلق عظیم ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو اپنے اخلاق سے متصف فرما کر اخلاق کی بلندیوں پر فائز فرمایا (قلم:۴) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاکیزہ اخلاق سے متصف فرما کر آپ کو سراپا پاکیزہ بنا دیا۔۔۔اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خوب فرمایا:

''کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن ہے۔''

وہ قرآن کریم جس کی پاکیزگی کا یہ عالم ہو کہ خود رب العالمین ارشاد فرمائے:

''بے شک یہ عزت والا قرآن ہے محفوظ نوشتہ میں اسے نہ چھوئیں

مگر باوضو۔'' (الواقعہ:۷۹)

وہ قرآنِ کریم جس کی پاکیزگی میں کسی کو کوئی شک وشبہ نہیں تو قرآن ناطق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی کا کیا عالم ہوگا کہ جن کے اخلاق کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرآن سے تعبیر فرمارہی ہیں۔۔۔۔ہاں

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم

خطا اور لغزش کا تعلق انسان کے بہکنے اور بے راہ ہونے سے ہوتا ہے۔۔۔۔اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے محفوظ فرمایا۔۔۔۔اور گواہی دی کہ:۔

تمہارے صاحب نہ بہکے اور نہ بے راہ ہوئے۔ (النجم:۲)

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں مرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

# نفسِ مطمئنّہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے وقت اپنے اللہ کے حضور بدست دعا تھے:

''اے ہمارے رب! اور بھیج ان میں ایک رسول ان میں سے کہ ان پر تری آیتیں تلاوت فرمائے، انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے، اور انہیں خوب ستھرا فرمائے، بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔'' (البقرہ:۱۲۹)

ان دونوں انبیاء علیہم السلام نے جہاں اور دعائیں مانگیں وہاں یہ دعا بھی مانگی کہ:

''اور انہیں خوب ستھرا فرما۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے محبوب خلیل اور ذبیح کی دعا قبول فرمائی اور قرآنِ کریم میں اس کی شہادت دی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

''بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔۔۔۔اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔(آلِ عمران:۱۶۴)

سورۂ آل عمران کی ایک آیت ''اور انہیں پاک کرتا ہے۔'' اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے محبوب کو ہر طرح کی نفسانی خواہشات سے پاک اور ستھرا بنا کر اس کائنات میں بھیجا تا کہ وہ اہل ایمان کے نفسوں کا تزکیہ فرمائیں یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ سراپا پاکیزہ ہیں۔ جب ہی تو دوسروں کو پاک فرماتے ہیں، آپ گناہ گاروں، سیاہ کاروں کی باطنی تربیت فرما کر نفس امارہ سے نفس مطمئنہ کی طرف لاتے ہیں، یہاں تک کہ بندۂ مومن کو نفس مطمئنہ حاصل ہو جاتا ہے اور وہ مقام رضا پر فائز ہو کر اللہ کا محبوب بن جاتا ہے اور بارگاہِ الٰہی سے اس کو یہ بشارت دی جاتی ہے کہ:

''اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو، یوں کہ تو اس سے راضی ہو، وہ تجھ سے راضی ہو، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔'' (فجر: ۲۷۔۳۰)

# حضور ﷺ مغفرت کا وسیلہ ہیں

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک گناہوں، خطاؤں اور لغزشوں سے نجات حاصل کرنے کا وسیلہ ہے۔۔۔۔قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:۔

''اور وہ لوگ جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، تمہارے حضور حاضر

ہوں، پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول یعنی آپ بھی انکی شفاعت
فرمائیں تو بے شک اللہ کو معاف کرنے والا پائیں۔ (النساء:۶۴)

اس آیت کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ نگاہوں اور پاکیزہ زبانِ مبارک کے صدقے، گناہ گاروں اور سیاہ کاروں کو گناہوں سے مغفرت کی بشارت دی گئی ہے اور یہ بات واضح فرمائی کہ جب کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو، جب تک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی توبہ کو بچشم خود ملاحظہ نہ فرمائیں اور اس کی توبہ اپنے مبارک کانوں سے نہ سن لیں اور اس کے لئے اپنی زبان مبارک سے دعائے مغفرت نہ فرمادیں اللہ کی بارگاہ میں اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ اس آیت کریمہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہیں (احزاب:۴۵) اور شاہد وہ ہوتا ہے جو موجود بھی ہو، سن بھی رہا ہو، دیکھ بھی رہا ہو اور بول بھی رہا ہو دلیل کے طور پر ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد ایک اعرابی قبر انور پہ حاضر ہوا۔۔ اور عالمِ جذب و مستی اور ندامت کے ساتھ عرض کیا۔

''یا خیر الرسل! بے شک اللہ نے آپ پر سچی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں فرمایا۔ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تو اے محبوب! اگر وہ تمہارے حضور حاضر ہوں پھر (اپنے گناہوں) کی اللہ سے معافی چاہیں اور رسول (یعنی آپ بھی) ان کی شفاعت کریں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے میں اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی چاہنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور اس کے لئے آپ کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔ پھر وہ اس نے ایک قصیدہ پڑھا۔ زار و قطار رو دیا اور چلا گیا۔

(تقی الدین سبکی: شفا السقام بحوالہ ابن عساکر، ص ۶۶، المغنی، ص ۶۰۰)

اس واقعہ کے راوی نے خواب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے فرمایا۔

''اے عتبی! اس اعرابی سے مل کر اس کو خوشخبری سنادو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا۔''

(موفق الدین و شمس الدین: المغنی و الشرح الکبیر علی متن المقنع فی فقہ الامام احمد بن حنبل بیروت، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ص ۴۰۰۔۴۰۱)

اس واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے اعلیٰ حضرت کا یہ شعر بے اختیار یاد آرہا ہے:۔

کر کے تمہارے گناہ ، مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروڑوں درود

# سلامِ اعرابی

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرْبِ أَعْظُمُهُ
اے سب مخلوق سے بہتر! دفن ہوئیں مٹی میں جن کی ہڈیاں
فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ
پس پاک ہو گئے ان کی پاکیزگی سے ٹیلے اور میدان
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ
میری جان فدا ہو اس قبر پر جس میں آپ کا قیام ہے
فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ
اسی میں ہے پاک دامنی اور اسی میں سخاوت اور شرافت ہے
وَصَاحِبَاكَ فَلَا أَنْسَاهُمَا أَبَدًا
اور آپ کے دونوں رفقاء کو میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا
مِنِّي السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ
میرا سلام ہو آپ پر جب تک قلم لکھتا رہے۔

# وصفِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن کریم فرقانِ مجید کھولیئے نابینا بن کر نہیں دلِ بینا کے ساتھ پڑھیئے ۔۔ ہاں

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

قرآنِ کریم میں جگہ جگہ وصف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے ذرا ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے :۔

O

کہیں آپ کے نور کا بیان ہے۔ (المائدہ:۱۵)

نورِ اوّل مقصودِ مخلوقات بود
اصلِ معدومات و موجودات بود

O

کہیں میثاق النبین میں آپ کی آمد آمد کا ذکر ہے۔ (آل عمران:۸۱)

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اوّل کا جلوہ ہمارا نبی

O

کہیں ان کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا۔ (التوبہ:۱۲۸)

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں کون جلوہ نما آج کی رات ہے

O

کہیں ان کی تشریف آوری پر خوشیاں منانے کا ذکر ہے۔ (یونس: ۵۸)

نثار تری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سب ہی تو خوشیاں منا رہے ہیں

O

کہیں آپ کی چشمِ کرم کا ذکر فرمایا کہ جب وہ مبارک آنکھیں بار بار آسمان کی طرف اٹھیں تو حرم شریف کو مسلمانوں کا قبلہ بنا دیا گیا (البقرہ: ۱۴۴) تو کہیں آپ کو ہادی و منذر بنایا (رعد: ۷)

قبلۂ ایمان کعبۂ ایقان، معدنِ جود و بحرِ سخاوت
شرح ھدیٰ کا ہادی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

O

کہیں آپ کے چہرۂ انور کی قسم کھائی (الضحیٰ: ۱) اور کہیں آپ کی زلف عنبرین کی قسم کھائی (الضحیٰ: ۲)

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نورِ فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

O

کہیں آپ کے سینۂ مبارک کی صفت بیان کی (انشراح: ۱)

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود
شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

O

کہیں آپ کی رفعتِ شان بیان کی (انشراح:۴)

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا ترا

O

کہیں آپ کو نعمتوں کی کثرت عطا فرمائی۔ (الکوثر:۱)

انا اعطینک الکوثر

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

O

کہیں آپ پر نعمتیں تمام فرمائیں۔ (الضحیٰ:۱۱)

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا

ساتھ ہی منشیٔ رحمت کا قلمدان گیا

O

کہیں ان کی زبانِ مبارک کو اپنی زبان قرار دیا۔ (النجم:۳)

وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خدا

چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

O

کہیں اس شہر مکہ کی قسم کھائی جاں آپ قدم رنجہ تھے۔ (بلد:۱۔۲) کہیں آپ کے سفرِ معراج کا ذکر ہے کہ عرش کو آپ کے قدموں سے زینت ملی۔ (النجم:۱۷)

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

O

کہیں آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ (نساء: ۸۰) کہیں آپ کی اتباع کامل کو اپنی محبت اور معرفت کا ذریعہ بتایا۔ (آلِ عمران: ۳۱)

کی محمدؐ سے وفا تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

O

کہیں آپ کی پیاری پیاری صورت کا ذکر ہے۔ (الضحیٰ: ۱) کہیں آپ کی بے داغ سیرت طیبہ کا ذکر ہے۔ (نجم: ۲) کہیں آپ کی مسکراہٹ کا ذکر ہے تو کہیں آپ کی بندہ نوازی اور حسن تکلم کا ہے تو کہیں خندہ پیشانی کا ذکر ہے۔ (قلم: ۴)

تری صورت، تری سیرت، ترا نقشہ، ترا جلوہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

O

کہیں آپ کو مسلمانوں کی جانوں کا نگراں قرار دیا (احزاب: ۶)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

O

کہیں مومنین کی ہدایت کے واسطے حریص بنایا اور کونین کا غم خوار بنایا۔ (التوبہ:۱۲۸)

کونین کا غم یاد، خدا درد شفاعت
دولت ہے یہی دولت سلطانِ مدینہ

O

کہیں ان کو شفا کا مظہر قرار دیا اور دلوں کی صحت قرار دیا۔ (یونس:۵۷)

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

O

کہیں آپ کو بشیر و نذیر فرمایا (سبا:۲۸) کہیں آپ کو رؤف و رحیم فرمایا۔ (توبہ:۱۲۸)

"بشیر"، "نذیر"، "رؤف"، "رحیم"
ہے قرآن میں ان کی ثناء اللہ اللہ

O

کہیں آپ کی معصومیت کا ذکر فرمایا۔ (النجم:۲) کہیں آپ کو طٰہٰ فرمایا (طٰہٰ:۱) کہیں یٰس فرمایا (یٰس:۱)

نعت تری والنجم کی زینت، طٰہٰ، یٰس تیری مدحت
نامِ محمد اسمِ اعظم صلی اللہ علیک وسلم

O

کہیں آپ کے اخلاق حسنہ کا ذکر فرمایا۔ (قلم:۴)

سورۂ رحمٰن خلق محمد نور کی آیہ خُلق محمد
رشتۂ جاں ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

O

کہیں ان کے سر مبارک پر تاج دنیٰ سجایا۔ (النجم:۸)

اللہ رے وہ کیا سج دھج تھی، تھا تاج دنیٰ سر پر اس کے
اور سہرا تھا او ادنیٰ کا سجا جب اسرا وجہ سرور ہوا

O

کہیں ان کی بخششوں اور رحمتوں کا ذکر فرمایا (انبیاء:۱۰۷)

گناہ گارم سیاہ کارم و لیکن
بدستم ہست دامانِ محمد ﷺ

O

کہیں ان کے حضور حاضری کو نماز پر فوقیت دی۔ (انفال:۲۴)

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

O

کہیں ان کی خودرفتگی کا ذکر ہے۔(الضحیٰ:۷)

ما اجملک تیری صورت ما احسنک تیری سیرت
ما اکملک تیری عظمت، تیری ذات میں گم ہے خدائی

O

کہیں ملائکہ کے درود پڑھنے کا ذکر ہے۔(احزاب:۵۶)

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

O

کہیں حق تعالیٰ کی رویت سے سرفرازی کا ذکر ہے کہ محبوب کی آنکھ نہ جھپکی اور نہ حدادب سے آگے بڑھی۔(النجم:۱۷)

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محو لقائے محمد ﷺ

O

کہیں ان کی حیات پاک کا ذکر ہے۔(الحجر:۷۲)

تم سے جہاں کی حیات، تم سے جہاں کو ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا، تم پہ کروڑوں درود

O

کہیں ان کی شفاعت عظمیٰ کا ذکر ہے۔ (بنی اسرائیل: ۷۹)

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف بیان کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں...... ہاں

ترا وصف بیاں ہو کس سے تری کون کرے گا بڑائی
اس گردِ سفر میں گم ہے جبریلِ امین کی رسائی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ اپنے محبوب کے وصف بیان فرمائے، اور جب یہ دیکھا کہ محبوب کے اوصافِ حمیدہ کا کوئی ٹھکانہ نہیں تو آپ کے ہر وصف پر درود بھیج کر حجت تمام فرمادی۔۔۔۔ہاں

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ حسن کی کوئی مثل نہیں، وہ بے مثل و بے مثال ہے۔

بے مثال کی ہے مثال وہ حسن
خوبی یار کا جواب کہاں

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال سے سارے عالم کا حسن شرما جاتا ہے، حتیٰ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن بھی حسن محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو ہے اور کیوں نہ ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسن ازل ہیں، نور ازل ہیں:

نبی کے نور سے حسنِ ازل قدم بردوش
نبی کے نور سے قندیلِ لامکاں روشن

صلی اللہ علیہ وسلم

وصفِ رُخ اُن کا کیا کرتے ہیں، شرحِ والشّمس وضحےٰ کرتے ہیں
اُن کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں، جن کو محمود کہا کرتے ہیں

ماہِ شق گشتہ کی صُورت دیکھو، کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفےٰ ﷺ پیارے کی قدرت دیکھو، کیسے اعجاز ہُوا کرتے ہیں

تُو ہے خورشید رسالت پیارے، چُھپ گئے تیری ضیا میں تارے
انبیا اور ہیں سب مہ پارے، تجھ سے ہی نُور لیا کرتے ہیں

اُنگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری، جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری، تشنے سیراب ہُوا کرتے ہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے اِدھر، کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر، رُخِ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

جس کے جلوے سے اُحد ہے تاباں، معدنِ نُور ہے اُس کا داماں
ہم بھی اُس چاند پہ ہو کر قرباں، دلِ سنگیں کی جِلا کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری، تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
مَلک و جنّ و بشر حُور و پَری، جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

ٹُوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر، جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پُر ارماں پھر کر، اُن کے دامن میں چُھپا کرتے ہیں

لب پہ آجاتا ہے جب نامِ جناب، مُنہ میں گُھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جانِ بیتاب اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

لب پہ کس منہ سے غمِ اُلفت لائیں، کیا بَلا دل ہے اَلم جس کا سُنائیں
ہم تو اُن کے کفِ پا پر مٹ جائیں، اُن کے دَر پر جو مٹا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے اُنھیں سے آرام، سونپے ہیں اپنے اُنھیں کو سب کام
لَو لگی ہے کہ اَب اُس دَر کے غلام، چارۂ دردِ رضؔا کرتے ہیں

# اختتامیہ

راقم الحروف سرکارِ ابدقرار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ذکرِ جمیل کو اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے درج ذیل سخن دلنواز کے ساتھ ختم کرتا ہے۔

ترے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

حواشی وحوالے:

۱۔

ا۔ علامہ ابن حجر ہیتمی: فتاویٰ حدیثیہ ص ۲۸۹

ب۔ علامہ قسطلانی: مواہب الدنیہ ج ۱، ص ۵۵

ج۔ ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی: زرقانی، ج ۱، ص ۴۶

د۔ علامہ عبدالغنی نابلسی: الحدیقۃ الندیہ، مطبوعہ فیصل آباد، ج ۲، ص ۳۷۵

ہ۔ برہان الدین حلبی، سیرت حلبیہ، ج ۱، ص ۳۰۔

و۔ علامہ آلوسی بغدادی۔ تفسیر روح المعانی پ ۱۷، ص ۹۶، (بحوالہ جانِ جاناں، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۸ء)